INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

/INSIGHTOFQURAN

WHERE TRUTH STAND ALONE

کربلا: حق کی آخری حد

حق تنہا، مگر شکستہ نہیں تھا

EP:06

حر بن یزید ریاحی سے سامنا اور پیاسے لشکر کی پیاس بجھانا

تصور کریں کہ

عراق کا تپتا ہوا مہیب صحرا۔
ہر طرف ریت کے بگولے اٹھ رہے ہیں اور تپش ایسی ہے جیسے زمین تانبا بن چکی ہو۔ مکہ سے کوفہ کی طرف بڑھتے ہوئے کاروانِ حسینی کے اونٹوں کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کی دردناک خبر سننے کے بعد، قافلے کے چہروں پر اداسی ہے لیکن عزم مٹا نہیں ہے۔

اچانک، دور افق پر ریت کا ایک بڑا غبار اٹھتا ہے۔ تلواروں اور نیزوں کی چمک دھوپ میں لرزتی ہے ایک بہت بڑا مسلح لشکر کاروانِ حسینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

یہ ذوالحجہ کا آخری حصہ تھا!
جب مقامِ شراف پر امام حسینؑ نے اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ وہ جتنا ہو سکے پانی ذخیرہ کر لیں اور اونٹوں پر لاد لیں۔ صبح کا سفر ابھی آدھا ہی طے ہوا تھا کہ بنو ہاشم کے ایک جوان نے تکبیر کہی اور چلایا: مجھے دور کھجوروں کے درخت نظر آرہے ہیں! قافلے کے بزرگوں نے غور سے دیکھا اور کہا: نہیں،
یہ کھجور کے درخت نہیں ہیں، یہ تو گھوڑوں کے کان اور سپاہیوں کے نیزے ہیں جو ہماری طرف آرہے ہیں۔

امام حسینؑ نے اپنے قافلے کو محفوظ کرنے کے لیے "ذو حسم" نامی پہاڑ کی اوٹ میں خیمے لگا دیے۔ چند ہی لمحوں میں وہ لشکر بالکل سامنے آ پہنچا۔

یہ کوفہ کے گورنر ابنِ زیاد کا بھیجا ہوا ایک ہزار سواروں کا گھڑ سوار دستہ تھا، جس کی قیادت کوفہ کے ایک نامور اور معزز سپاہی حر بن یزید ریاحی کر رہے تھے۔ ان کا مقصد امام حسینؑ کا راستہ روکنا اور انہیں گھیر کر ابنِ زیاد کے سامنے پیش کرنا تھا۔

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 302)

دوپہر کا وقت تھا، دھوپ آگ برسا رہی تھی۔ حر کا لشکر اور ان کے گھوڑے مکہ کے راستے سے امامؑ کا پیچھا کرتے ہوئے پیاس کی شدت سے نڈھال ہو چکے تھے۔ ان کی زبانیں باہر نکل رہی تھیں اور وہ گھوڑوں کی پیٹھ پر گرنے والے تھے۔

اب یہاں محمد ﷺ کے نواسے کا وہ کردار دیکھیے جو رہتی دنیا تک انسانیت کا سب سے بڑا معیار ہے۔

امام حسینؑ نے دیکھا کہ یہ وہی لشکر ہے جو ان کا راستہ روکنے آیا ہے، جو انہیں قید کرنا چاہتا ہے، لیکن آپؑ نے ان کی پیاس دیکھی تو آپ کا رحیم دل تڑپ اٹھا۔ آپؑ نے اپنے جوانوں کو حکم دیا:

"ان لوگوں کو بھی پانی پلاؤ اور ان کے گھوڑوں کو بھی سیراب کرو۔"

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 184)

بنو ہاشم کے جوان، جن میں حضرت عباسؑ بھی شامل تھے، پانی کے مشکیزے اٹھا کر دشمن کے ایک ایک سپاہی کے پاس گئے اور انہیں پانی پلایا۔ تاریخِ طبری میں آتا ہے کہ خود امام حسینؑ ایک پیاسے یزیدی سپاہی (جس کا نام علی بن طعان محاربی تھا) کے پاس گئے، وہ پیاس کی شدت سے مشکیزے کا منہ نہیں کھول پا رہا تھا، امامؑ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے مشکیزے کو سنبھالا اور اسے پانی پلایا، پھر اس کے گھوڑے کو بھی پانی دیا۔

پانی پینے کے بعد لشکرِ حر کی جان میں جان آئی۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا، تو امام حسینؑ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے۔ آپؑ نے حر سے فرمایا: کیا تم اپنے لشکر کے ساتھ الگ نماز پڑھو گے؟

حر بن یزید ریاحی، اگرچہ یزید کا ملازم تھا، لیکن اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کے خاندان کا بے پناہ احترام تھا۔ اس نے سر جھکا کر نہایت ادب سے کہا:

نہیں یا ابنِ رسول اللہ! نماز آپ ہی پڑھائیں گے اور ہم سب آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 303)

چنانچہ، مقتدیوں کی صفوں میں امام حسینؑ کے وفادار ساتھی بھی کھڑے تھے اور ان کا راستہ روکنے والے ایک ہزار دشمن کے سپاہی بھی۔ سب نے مل کر نواسۂ رسولؐ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

نماز کے بعد، امام حسینؑ نے تلوار پر ٹیک لگائی اور دونوں لشکروں کے سامنے ایک یادگار خطبہ دیا۔ آپؑ نے کوفہ والوں کے خطوط کے بنڈل منگوائے اور حر کے سامنے رکھ دیے۔ آپؑ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں تمہاری طرف خود نہیں آیا، بلکہ تمہارے ہزاروں خطوط اور قاصد میرے پاس آئے کہ ہمارا کوئی امام نہیں، آپ آیئے۔ اگر تم اب بھی اپنے اس عہد پر قائم ہو تو میں کوفہ چلتا ہوں، اور اگر تم میری آمد کو ناپسند کرتے ہو اور اپنے خطوط سے مکر چکے ہو، تو میں وہیں واپس لوٹ جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں (یعنی مکہ یا مدینہ)۔"

(بحوالہ: الکامل فی التاریخ، ابنِ اثیر، جلد 4، صفحہ 48)

حر نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور کہا: خدا کی قسم! مجھے ان خطوط کا کوئی علم نہیں، میں ان لکھنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں آپ کا پیچھا نہ چھوڑوں یہاں تک کہ آپ کو کوفہ میں ابنِ زیاد کے پاس پہنچا دوں۔

امام حسینؑ کا جلال جاگ اٹھا،

آپؑ نے فرمایا: موت تمہارے اس ارادے سے زیادہ قریب ہے
(یعنی یہ کبھی نہیں ہوگا کہ حسینؑ ابنِ زیاد کے سامنے سر جھکائے)۔

امامؑ نے اپنے کاروان کو واپس مکہ کی طرف موڑنے کا حکم دیا، لیکن حر نے گھوڑا آگے بڑھا کر راستہ روک لیا۔ حر نے کہا: میں آپ سے جنگ نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں آپ کو واپس بھی نہیں جانے دے سکتا۔ آپ ایسا کریں کہ نہ کوفہ جائیں نہ مکہ، بلکہ کوئی ایسا درمیانی راستہ اختیار کریں جو عذراء اور قادسیہ کے درمیان ہو، تاکہ میں یزید کو لکھ سکوں کہ میں نے آپ کا راستہ روک رکھا ہے۔

امام حسینؑ نے امن کی خاطر اس بات کو تسلیم کیا اور کاروانِ حسینی ایک ایسے راستے پر چل پڑا جو نہ کوفہ جاتا تھا اور نہ مکہ یہ راستہ سیدھا کربلا کی طرف جا رہا تھا۔

آج کی نوجوان نسل ذرا رک کر حسینی اخلاق (Hussaini Ethics) کی بلندی دیکھے۔

جو لشکر کل آپ کو محصور کرنے والا ہے، جو آپ کے بچوں کا پانی بند کرنے والا ہے، جب وہ پیاسا سامنے آتا ہے تو حسینؑ مصلحت نہیں دیکھتے، وہ انسانیت دیکھتے ہیں اور اپنے حصے کا پانی دشمن کے گھوڑوں تک کو پلا دیتے ہیں۔

یہی فرق ہے ایک سیاسی جنگ اور ایک نظریاتی و اخلاقی جنگ میں۔ حسینؑ نے سکھایا کہ دشمن کتنا ہی گرا ہوا کیوں نہ ہو، تمہارا اخلاق آسمان جتنا بلند ہونا چاہیے۔

حر کا لشکر اب کاروانِ حسینی کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے دمشق سے ابنِ زیاد کا ایک اور خط حر کے نام پہنچنے والا ہے، جس میں نرمی کے تمام راستے بند کرنے کا حکم ہے

اگلی قسط

جب گھوڑا چلتے چلتے اچانک رک جائے۔
2 محرم الحرام کو کاروانِ حسینی کا تپتی زمین پر اترنا۔
امام حسینؑ کا وہ تاریخی جملہ: یہ کرب اور بلا کی جگہ ہے۔
خیموں کا لگنا اور الوداعی راتوں کا آغاز۔